شمارہ نمبر ۳

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

اکتوبر نومبر ۲۰۱۷ء

- امام ابوحنیفہؒ امام ابن معینؒ کے نزدیک ثقہ ہیں زبیر علی زئی کے اعتراضات کا جواب
- وضو کے اختلافی مسائل پر تحقیقی مضامین
- امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔
- امام ابراہیم نخعیؒ کی مرسل روایت جمہور کے نزدیک صحیح اور حجت ہے

ALIJMA FOUNDATION

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

حرفے چند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاد رہے،

غیر مقلدین اور اہل حدیث حضرات کے نزدیک

امام طحاویؒ (م ۳۲۱ھ)،

امام ابو بکر جصاصؒ (م ۳۷۰ھ)،

امام فقیہ محمد السرخسیؒ (م ۴۸۳ھ)،

امام ابو محمد الزیلعیؒ (م ۷۶۲ھ)،[صاحب نصب الرایہ] اور

امام عینیؒ (م ۸۵۵ھ) مقلد نہیں ہیں۔

- چنانچہ اہل حدیثوں کے ذہبی عصر زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں کہ

"حنفی شافعی علماء نے خود تقلید پر شدید رد کر رکھا ہے، پھر نام ذکر کرتے ہوئے امام ابو جعفر الطحاویؒ، امام عینیؒ اور امام زیلعیؒ وغیرہ کا نام ذکر کیا ہے۔"

پھر کہتے ہیں کہ "ان علماء سے مروی ہے کہ وہ تقلید کا انکار کرتے تھے۔"

'شافعیوں کے علماء: ابو بکر القفال، ابو علی اور قاضی حسین سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم امام شافعی کے مقلد نہیں ہیں، بلکہ ہماری رائے (اجتہاد کی وجہ سے) ان کی رائے کے موافق ہو گئی ہے۔'

اور زئی صاحب کہتے ہیں کہ "علماء خود اعلان کر رہے ہیں کہ ہم مقلدین نہیں ہیں اور مقلدین یہ شور مچا رہے ہیں کہ یہ علماء ضرور مقلدین ہیں۔ **سبحانک ھذا بھتان عظیم۔**" **(دین میں تقلید کا مسئلہ ص:۴۶)** اسکین ملاحظہ فرمائے

باطل ہونے کے چند دلائل درج ذیل ہیں:

۱: حنفی وشافعی علماء نے خود تقلید پر شدید رد کر رکھا ہے۔ دیکھئے ص ۳۹ حوالہ: ۹ (ابوجعفر الطحاوی)، ص ۳۹ حوالہ: ۱۰ (العینی) و ص ۳۹ حوالہ: ۱۱ (الزیلعی) وغیرہ،

۲: ان علماء سے مروی ہے کہ وہ تقلید کا انکار کرتے تھے۔ شافعیوں کے علماء: ابوبکر القفال، ابوعلی اور قاضی حسین سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''لسنا مقلدين للشافعي، بل وافق رأينا رأيه'' ہم (امام) شافعی کے مقلد نہیں ہیں بلکہ ہماری رائے (اجتہاد کی وجہ سے) ان کی رائے کے موافق ہوگئی ہے۔

(النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر/طبقات الفقہاء، تصنیف عبدالحیٔ لکھنوی ص ۷، تقریرات الرافعی ج ۱ ص ۱۱ التقریر والتحبیر ج ۳ ص ۴۵۳)

علماء خود اعلان کر رہے ہیں کہ ہم مقلدین نہیں ہیں اور مقلدین یہ شور مچا رہے ہیں کہ یہ علماء ضرور مقلدین ہیں، **سُبْحَانَکَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ**

۳: کسی مستند عالم سے یہ قول ثابت نہیں ہے کہ ''أنا مقلد'' میں مقلد ہوں!!

تنبیہ (۴): بعض علماء کو طبقات الشافعیہ وطبقات الحنفیہ وطبقات المالکیہ وطبقات الحنابلہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ اس کی دلیل نہیں ہے کہ یہ علماء: مقلدین تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ طبقات الحنابلہ (ج ۱ ص ۲۸۰) وطبقات المالکیہ (الدیباج المذہب ص ۳۲۶ ت ۴۳۷) میں مذکور ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ طبقات مالکیہ وطبقات حنابلہ میں مذکور ہیں۔ کیا یہ دونوں امام بھی مقلدین میں سے تھے؟ اصل وجہ یہ ہے کہ استادی شاگردی یا اپنے نمبر بڑھانے وغیرہ کیلئے ان علماء کو ان کتب طبقات میں ذکر کر دیا گیا ہے، یہ ان کے مقلد ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ اس طویل تمہید کے بعد اب ماسٹر امین اوکاڑوی صاحب کے رسالے ''تحقیق مسئلہ تقلید'' کا جواب پیش خدمت ہے شروع میں ماسٹر صاحب کی عبارت کا عکس اور اس کے بعد علی الترتیب جوابات لکھ دیئے گئے ہیں۔ والحمدلله

ٹائٹل: ⇐ تحقیق مسئلہ تقلید
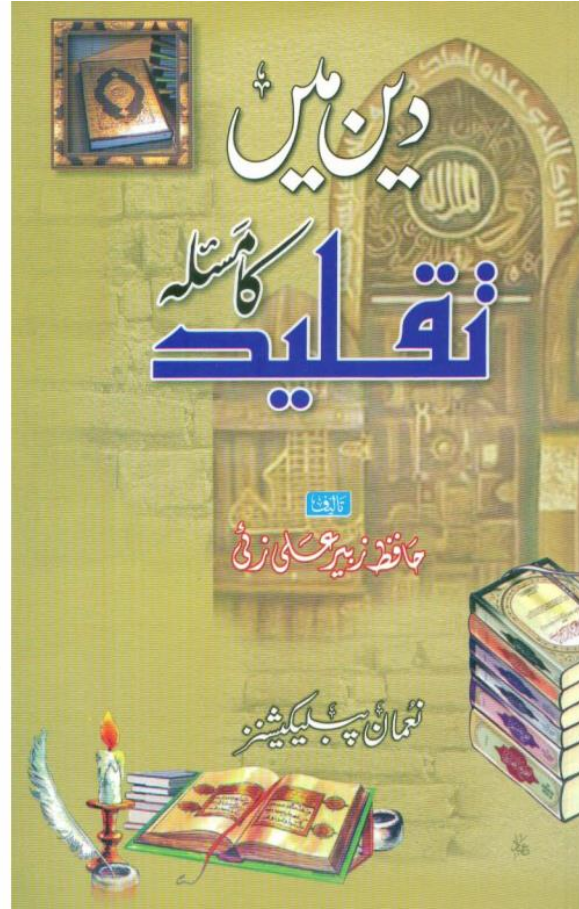
ثابت ہو کہ زئی صاحب کے نزدیک امام طحاویؒ، امام عینیؒ اور امام زیلعیؒ مقلد نہیں ہیں۔

- اسی طرح اہل حدیث مسلک کے محدث بدیع الدین شاہ راشدی کہتے ہیں کہ: ابو بکر رازی کو لکھنوی نے ''التعلیقات الثنائیہ ص: ۲۷'' میں مجتہد فی المذہب قرار دیا ہے اور انکی تفسیر بھی بتاتی ہے کہ وہ مقلد سے بالا تر تھے۔

معلوم ہو کہ غیر مقلدین کے نزدیک امام ابو بکر جصاص الرازیؒ مجتہد تھے نہ کہ مقلد۔

آگے لکھتے ہیں کہ: سرخسیؒ کو لکھنوی نے ''فوائدالبھمیہ: ۱۵۸'' میں یوں تعارف کرایا ہے کہ امام سرخسیؒ، امام علامہ حجت متکلم، مناظر اصولی اور مجتہد تھے، اور خود سرخسیؒ نے خود تقلید کو ناجائز بتایا ہے۔ یعنی غیر مقلدین کے نزدیک امام سرخسیؒ امام، علامہ، حجت، متکلم، مناظر، اصولی ہونے کے ساتھ ساتھ مجتہد بھی ہیں۔

راشدی صاحب آگے تحریر کرتے ہیں کہ: طحاوی بھی مقلد نہیں تھے۔

کئی مسائل میں انہوں نے امام ابو حنیفہ کے خلاف کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے بحوالہ بستان المحدثین ص:۸۷میں ان کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ محض حنفی مذہب کے مقلد نہیں تھے۔اور لکھنویؒ "التعلیقات الثنائیہ ص: ۱ ۳" میں لکھتے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ طحاویؒ مجتہد تھے ،ان مجتہدین میں سے جو کسی امام کی طرف منسوب ہوجاتے ہیں۔وہ نہ ان کے فروع میں مقلد ہوتے ہیں اور نہ ہی اصول میں۔ کیونکہ ان میں اجتہاد کی صفات ہوتی ہیں ،ان کی نسبت صرف اس اعتبار سے ہے کہ ان کے اجتہاد کا طریقہ وہی ہوتا ہے۔ایک شخص نے طحاویؒ سے کہا کہ آج آپ بھی اہل حدیثوں کے میدان میں نظر آرہے ہیں۔پھر ایک واقعہ نقل کرنے کے بعد راشدی صاحب کہتے ہیں کہ اس واقعے سے عیاں ہے کہ طحاوی مقلد نہیں تھے۔آگے رقم طراز ہیں کہ اسی طرح زیلعیؒ کو مقلد کہنا بھی درست نہیں۔کیونکہ اس نے نصب الرایہ میں کئی جگہ حنفی مذہب کی مخالفت کی ہے۔**(تنقید السدید ص:۳۴۳،۳۴۵)**

ثابت ہوا کہ غیر مقلدین کے نزدیک طحاویؒ،ابو بکر جصاص الرازیؒ،سرخسیؒ،زیلعیؒ اور عینیؒ مقلد نہیں تھے بلکہ مجتہدین میں تھے۔

نیز امام قدوریؒ **(م ۴۲۸ھ)** ،امام فقیہ اور مشہور عالم برہان الدین مرغینانیؒ **(م ۵۹۳ھ)** بھی غیر مقلدین کے اصول کی روشنی میں مقلد نہیں بلکہ مجتہد تھے۔

چنانچہ امام بخاریؒ کو مجتہد اور کسی امام کے مقلد نہ ہونے کو ثابت کرنے کے لئے :

(۱)　غیر مقلد عالم داوٗد ارشد صاحب ایک دلیل یہ بھی دیتے ہیں کہ امام بخاریؒ کو ہی لے لیجئے ،انہوں نے بخاری ج:۱ص:۹۹،۱۹۴،۲۱۱،۲۴۸وغیرہ میں امام شافعیؒ سے اختلاف کرکے حنفیہ کی موافقت کی ہے۔**(تحفہ حنفیہ ص:۲۳۲)**

(۲)　غیر مقلدین کے محقق ،جلال الدین قاسمی صاحب نے بھی کسی ابو الحسن مدنی سے نقل کیا ہے کہ امام بخاری نے چاروں مذاہب کے مسائل پر تنقید کی ہے ،پس صحیح بات یہ ہے کہ وہ مجتہد ہیں۔**(احسن الجدال ص:۴۵)**

(۳)　بلکہ غیر مقلدین کے محمد ابو حسن سیالکوٹی صاحب نے لکھا ہے کہ امام بخاریؒ نے کسی مسئلہ اجتہادی اور فقہی جزئیہ میں امام شافعیؒ کی پیروی ظاہر نہیں کی ہے۔بلکہ جا بجا ان کی مخالفت کا اظہار فرمایا اور فروعی مسائل میں وہ مذہب اختیار کیا جو امام شافعیؒ کے صریح خلاف ہے ،پھر موصوف ابو حسن سیالکوٹی صاحب نے وہ مسائل بتائے جس میں امام بخاریؒ نے امام شافعیؒ سے اختلاف کیا ہے اور ثابت کیا کہ امام بخاریؒ مجتہد تھے نہ کہ مقلد۔

(۴) غیر مقلد عالم محمد شاہجہاں پور ی صاحب کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ اور دیگر اصحاب صحاح ستہ کو امام شافعیؒ یا امام احمدؒ کے مذہب کا مقلد بتایا جاتا ہے حالانکہ یہ لوگ امام احمدؒ یا امام شافعیؒ کی موافقت یا مخالفت اسی آزادی کے ساتھ کرتے ہیں جیسے اور ائمہ کی کرتے ہیں ،نیز وہ خود مجتہد اور اہل استدلال تھے۔**(الارشاد علی سبیل الرشاد ص:۱۳۴)** اسی طرح۔۔

(۵) بدیع الدین شاہ راشدی صاحب لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجرؒ کو بھی شافعی کہنا صحیح نہیں ہے ،اسلئے کہ آپ نے فتح الباری میں کئی مقام پر امام شافعیؒ کی تردید کی ہے۔**(تنقید السدید ص:۳۴۰)**

(۶) زبیر علی زئی صاحب کہتے ہیں کہ حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک تقلید مذموم ہے ،لہذا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ امام شافعیؒ کے مقلد تھے ،انہوں نے بہت سارے مسائل میں امام شافعیؒ کی مخالفت کی ہے۔**(جزء رفع الیدین ص:۱۱)**

(۷) امام ترمذیؒ امام شافعیؒ کے مقلد نہیں ہیں اس بات کو ثابت کرنے کے لئے اہل حدیث عالم ابو شعیب صاحب یوں کہتے ہیں کہ امام ترمذیؒ نے تو بعد میں تاخیر الظہر فی شدۃ الحر میں امام شافعیؒ کا نام لیکر تردید کی ہے۔**(تحفہ حنفیہ ص:۲۳۲)**

(۸) امام ابو عبداللہ القرطبیؒ **(م۶۷۱ھ)** امام مالکؒ کے مقلد نہیں تھے اس کو ثابت کرتے ہوئے اہل حدیثوں کے نام نہاد محدث بدیع الدین شاہ راشدی ایک مقام پر کہتے ہیں کہ :امام قرطبیؒ کی تفسیر خود شاہد ہے کہ وہ مقلد نہیں تھے بلکہ کئی مقام پر اما م مالکؒ کے مذہب کا رد کیا ہے اور حدیث کو ترجیح دی ہے۔**(تنقید السدید ص:۳۳۸)**

الغرض جس طرح غیر مقلدین نے ثابت کیا ہے کہ امام بخاریؒ،امام ترمذیؒ اور امام ابن حجرؒ،امام شافعیؒ کے مقلد نہیں تھے کیونکہ خود ان حضرات نے کئی مقام پر امام شافعیؒ کا رد کیاہے۔

تو ان حوالوں سے اہل حدیث حضرات کا یہ اصول ثابت ہوا کہ جب کوئی عالم یا محدث کسی مجتہد امام کے مسئلے کا رد کرتے ہیں تو وہ غیر مقلدین اہل حدیث حضرات کے نزدیک اس بات کی دلیل ہوتی ہے ہ وہ عالم یا محدث اس مجتہد امام کا مقلد نہیں ہے بلکہ مجتہد ہے۔

لہذااہل حدیثوں کے اس متفقہ اصول کی روشنی میں امام قدووریؒ **(م۴۲۸ھ)** اور امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانیؒ **(م۵۹۳ھ)** مقلد نہیں بلکہ مجتہد ہیں۔

کیونکہ ان دونوں حضرات نے بھی امام ابو حنیفہ ؒ اور احناف کا کئی مقام پر اختلاف کیا ہے۔[1]

---

[1] **امام قدوریؒ اور صاحب ہدایہؒ، غیر مقلدین کے اصول پر، خود بھی مجتہد تھے**

اس لئے کہ کئی مسائل میں انہوں نے احناف کے راجح قول سے اختلاف کیا ہے اور ایسا شخص غیر مقلدین کے نزدیک نرا مقلد نہیں ہوتا۔

امام قدوریؒ کے اختلاف کی چند مثالیں:

(۱) ایک شخص کو (جیسے کوئی بچہ بالغ ہو گیا یا کافر مسلمان ہو گیا، تو بالغ ہونے اور مسلمان ہونے کے بعد اس کو) نماز کا کتنا وقت ملے، تو اس کے ذمہ میں وہ نماز فرض ہو جائے گی، اس میں دو قول ہیں:

(الف) اگر اس بچہ نے بالغ ہونے اور اس کافر نے مسلمان ہونے کے بعد، کسی نماز کا صرف اتنا وقت پایا کہ تکبیر تحریمہ کہہ لے تو وہ نماز اس کے ذمہ فرض ہو گئی، اگر اس وقت اسے نہیں ادا کر سکا تو بعد میں قضاء کرنا لازم ہو گا۔ یہ قول اکثر احناف محققین کا ہے۔

(ب) اگر اسے اتنا وقت ملا کہ پوری فرض نماز ادا کر لے، تو اس کے ذمہ نماز فرض ہو گی ورنہ نہیں۔ یہ قول امام زفرؒ کا ہے، اور یہی قول امام قدوریؒ کا بھی ہے۔

الفاظ : (وَأَمَّا) الْكَلَامُ فِي الْمَسْأَلَةِ الثَّانِيَةِ فَبِنَاءً عَلَى أَصْلٍ مُخْتَلِفٍ بَيْنَ أَصْحَابِنَا وَهُوَ مِقْدَارُ مَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْوُجُوبُ فِي آخِرِ الْوَقْتِ، قَالَ الْكَرْخِيُّ وَأَكْثَرُ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ أَصْحَابِنَا: إنَّ الْوُجُوبَ يَتَعَلَّقُ بِآخِرِ الْوَقْتِ بِمِقْدَارِ التَّحْرِيمَةِ وَقَالَ زُفَرُ: لَا يَجِبُ إلَّا إذَا بَقِيَ مِنْ الْوَقْتِ مِقْدَارُ مَا يُؤَدَّى فِيهِ الْفَرْضُ وَهُوَ اخْتِيَارُ الْقُدُورِيِّ وَبُنِيَ عَلَى هَذَا الْأَصْلِ: الْحَائِضُ إذَا طَهُرَتْ فِي آخِرِ الْوَقْتِ وَبَلَغَ الصَّبِيُّ وَأَسْلَمَ الْكَافِرُ وَأَفَاقَ الْمَجْنُونُ وَالْمُغْمَى عَلَيْهِ وَأَقَامَ الْمُسَافِرُ أَوْ سَافَرَ الْمُقِيمُ وَهِيَ مَسْأَلَةُ الْكِتَابِ فَعَلَى قَوْلِ زُفَرَ وَمَنْ تَابَعَهُ مِنْ أَصْحَابِنَا: لَا يَجِبُ الْفَرْضُ وَلَا يَتَغَيَّرُ إلَّا إذَا بَقِيَ مِنْ الْوَقْتِ مِقْدَارُ مَا يُمْكِنُ فِيهِ الْأَدَاءُ، وَعَلَى الْقَوْلِ الْمُخْتَارِ يَجِبُ الْفَرْضُ وَيَتَغَيَّرُ الْأَدَاءُ وَإِنْ بَقِيَ مِقْدَارُ مَا يَسَعُ لِلتَّحْرِيمَةِ فَقَطْ۔ (بدائع الصنائع: ۱–۹۶)

(۲) استسقاء کیلئے جو دعاء کی جائے گی اس میں چادر الٹی جائے گی یا نہیں، اس بارے میں دو قول ہیں:

(الف) امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں اس میں بھی دوسری دعاؤں کی طرح چادر نہیں الٹی جائے گی۔

(ب) جبکہ صاحبینؒ فرماتے ہیں چادر الٹی جائے گی، یہی امام قدوریؒ کا بھی قول ہے۔

الفاظ : (قَوْلُهُ وَدُعَاءٌ وَاسْتِغْفَارٌ)أَيْ لِلِاسْتِسْقَاءِ دُعَاءٌ وَاسْتِغْفَارٌ لِمَا تَلَوْنَا(قَوْلُهُ لَا قَلْبُ رِدَاءٍ) أَيْ لَيْسَ فِيهِ قَلْبُ رِدَاءٍ؛ لِأَنَّهُ دُعَاءٌ فَيُعْتَبَرُ بِسَائِرِ الْأَدْعِيَةِ.وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْإِمَامِ وَالْقَوْمِ وَقَالَا يَقْلِبُ الْإِمَامُ رِدَاءَهُ وَاخْتَارَهُ الْقُدُورِيُّ۔(**البحر الرائق:۲–۱۸۱**)

(۳) کسی نے قسم کھائی کہ بات نہیں کرے گا، پھر قرآن پڑھا، یا تسبیح پڑھی، یالا اِلہ اِلا اللہ کہاتو اس کی قسم ٹوٹے گی یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں:

(الف)اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی، چاہے وہ نماز میں ہو یا نماز کے باہر ہو، احناف کے نزدیک فتویٰ کیلئے پسندیدہ قول یہی ہے۔

(ب)اس کی قسم ٹوٹ جائے گی، یہ امام قدوریؒ کا قول ہے۔

الفاظ : (لا يتكلم فقرأ القرآن أو سبح) أو هلل (لا يحنث) سواء كان في الصلاة أو خارجها وهو المختار للفتوى خلافا لما اختاره القدوري من أنه يحنث لأنه لا يسمى متكلما عرفا۔ (**النهر الفائق:۳–۸۹**)

صاحب ہدایہؒ کے اختلاف کی چند مثالیں:

(۱) اگر کوئی شخص ہوش میں تو ہے مگر اتنا بیمار ہے کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا ہے، اور اس کی ایک دن رات سے زیادہ کی نمازیں چھوٹ گئیں، تو بے ہوش کی طرح اس پر سے نماز ساقط ہو جائے گی یا اسے بعد میں انہیں قضاء کرنا ہو گا؟ اس بارے میں دو قول ہیں:

(الف) اکثر احناف کا قول ہے کہ اس پر سے نمازیں ساقط ہو جائیں گی۔

(ب)صاحب ہدایہ فرماتے ہیں نہیں ساقط ہوں گی، اسے بعد میں سب کی قضاء کرنی ہو گی۔

الفاظ:(وَإِنْ تَعَذَّرَ) الْإِيمَاءُ (أُخِّرَتْ) الصَّلَاةُ ، فِيهِ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّهَا لَا تَسْقُطُ ۔
(قَوْلُهُ: وَإِنْ تَعَذَّرَ الْإِيمَاءُ أُخِّرَتْ) كَانَ الْأَوْلَى تَقْدِيمُهُ عَلَى مَا سَاقَهُ مِنْ الْحَدِيثِ لِكَوْنِهِ دَلِيلًا لَهُ كَمَا فَعَلَ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ.
(قَوْلُهُ فِيهِ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّهَا لَا تَسْقُطُ) أَقُولُ، كَذَا فِي الْهِدَايَةِ قَالَ. وَقَوْلُهُ أُخِّرَتْ عَنْهُ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّهُ لَا يَسْقُطُ، وَإِنْ كَانَ الْعَجْزُ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِذَا كَانَ مُفِيقًا هُوَ الصَّحِيحُ؛ لِأَنَّهُ يَفْهَمُ مَضْمُونَ الْخِطَابِ بِخِلَافِ الْمُغْمَى عَلَيْهِ اهـ.
وَقَالَ الْكَمَالُ قَوْلُهُ هُوَ الصَّحِيحُ احْتِرَازٌ عَمَّا صَحَّحَهُ قَاضِيخَانْ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُهُ الْقَضَاءُ إِذَا كَثُرَ، وَإِنْ كَانَ يَفْهَمُ مَضْمُونَ الْخِطَابِ فَجَعَلَهُ كَالْمُغْمَى عَلَيْهِ وَفِي الْمُحِيطِ مِثْلُهُ وَاخْتَارَهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ وَفَخْرُ الْإِسْلَامِ.
وَفِي الْيَنَابِيعِ وَهُوَ الصَّحِيحُ ثُمَّ قَالَ الْكَمَالُ وَمَنْ تَأَمَّلَ تَعْلِيلَ الْأَصْحَابِ فِي الْأُصُولِ وَمَسْأَلَةَ الْمَجْنُونِ وَالْمُغْمَى عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَا يَقْضِي وَفِيمَا دُونَهَا يَقْضِي إِنْ قَدَحَ فِي ذِهْنِهِ إِيجَابُ الْقَضَاءِ عَلَى هَذَا الْمَرِيضِ إِلَى يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ حَتَّى يَلْزَمَ الْإِيصَاءُ بِهِ إِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ بِطَرِيقٍ وَسُقُوطُهُ إِنْ زَادَ اهـ.

وَنَقَلَهُ فِي الْبَحْرِ مَعَ زِيَادَةٍ قَالَ قَاضِي خَانْ إنَّ الصَّحِيحَ السُّقُوطُ عِنْدَ الْكَثْرَةِ لَا الْقِلَّةِ.
وَفِي الظَّهِيرِيَّةِ وَهُوَ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى. وَفِي الْخُلَاصَةِوَهُوَ الْمُخْتَارُ وَصَحَّحَهُ فِي الْبَدَائِعِ وَجَزَمَ بِهِ الْوَلْوَالِجِيُّ وَصَاحِبُ التَّجْنِيسِ مُخَالِفًا لِمَا فِي الْهِدَايَةِ اهـ قُلْت صَاحِبُ التَّجْنِيسِ هُوَ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ فَحَيْثُ خَالَفَ مَا فِيهَا مُوَافِقًا لِلْأَكْثَرِ يُرْجَعُ إلَيْهِ دُونَ مَا فِي الْهِدَايَةِ اهـ
وَقَالَ فِي الْبَحْرِ وَعَلَى هَذَا فَمَعْنَى قَوْلِهِ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - «فَاَللَّهُ أَحَقُّ بِقَبُولِ الْعُذْرِ» أَيْ عُذْرِ السُّقُوطِ وَعَلَى مَا اخْتَارَهُ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ مَعْنَاهُ بِقَبُولِ عُذْرِ التَّأْخِيرِ، كَذَا فِي مِعْرَاجِ الدِّرَايَةِ اهـ **(درر الحکام شرح غرر الاحکام: ۱–۱۲۹)**

(۲) اگر زخم سے خود خون نہیں نکلا بلکہ اسے نچوڑ کر نکالا گیا تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں:

(الف) دونوں کا حکم یکساں ہے، دونوں صورتوں میں اگر اتنا خود نکلا جو بہنے والا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا، یہی عند الاحناف راجح ہے، اور اسی پر فتویٰ ہے۔

(ب) اگر خود سے نہیں نکلا بلکہ نچوڑ کر نکالا گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، یہ صاحب ہدایہؒ کا قول ہے۔

الفاظ: (وَالْمُخْرَجُ) بِعَصْرٍ، (وَالْخَارِجُ) بِنَفْسِهِ (سِيَّانِ) فِي حُكْمِ النَّقْضِ عَلَى الْمُخْتَارِ كَمَا فِي الْبَزَّازِيَّةِ، قَالَ لِأَنَّ فِي الْإِخْرَاجِ خُرُوجٌ فَصَارَ كَالْفَصْدِ. وَفِي الْفَتْحِ عَنْ الْكَافِي أَنَّهُ الْأَصَحُّ، وَاعْتَمَدَهُ الْقُهُسْتَانِيُّ. وَفِي الْقُنْيَةِ وَجَامِعِ الْفَتَاوَى أَنَّهُ الْأَشْبَهُ، وَمَعْنَاهُ أَنَّهُ الْأَشْبَهُ بِالْمَنْصُوصِ رِوَايَةً وَالرَّاجِحُ دِرَايَةً؛ فَيَكُونُ الْفَتْوَى عَلَيْهِ.
قال ابن عابدینؒ: (قَوْلُهُ: وَالْمُخْرَجُ بِعَصْرٍ) أَيْ مَا أُخْرِجَ مِنْ الْقُرْحَةِ بِعَصْرِهَا وَكَانَ لَوْ لَمْ تُعْصَرْ لَا يَخْرُجُ شَيْءٌ مُسَاوٍ لِلْخَارِجِ بِنَفْسِهِ خِلَافًا لِصَاحِبِ الْهِدَايَةِ وَبَعْضِ شُرَّاحِهَا وَغَيْرِهِمْ كَصَاحِبِ الدُّرَرِ وَالْمُلْتَقَى۔ **(الدر المختار مع الشامیۃ: ۱-۱۳۶)**

(۳) اگر کوئی شخص کسی ایسی چیز پر ٹیک لگا کر کہ اگر اس چیز کو ہٹا دیا جائے تو وہ شخص گر جائے گا، اس طرح سو گیا کہ اس کی مقعد زمین سے ہٹی نہیں ہے، تو اس کا وضو ٹوٹے گا یا نہیں اس میں قول ہیں:

(الف) اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، یہ امام ابو حنیفہؒ کا راجح قول ہے۔

(ب) اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، یہ صاحب ہدایہ کا قول ہے۔

الفاظ: (لَا) يُزِلْ مُسْكَتَهُ (لَا) يَنْقُضُ - - - - - - كَالنَّوْمِ قَاعِدًا وَلَوْ مُسْتَنِدًا إلَى مَا لَوْ أُزِيلَ لَسَقَطَ عَلَى الْمَذْهَبِ۔
قال ابن عابدینؒ: (قَوْلُهُ: كَالنَّوْمِ) مِثَالٌ لِلنَّوْمِ الَّذِي لَا يُزِيلُ الْمَسْكَةَ ط (قَوْلُهُ: لَوْ أُزِيلَ لَسَقَطَ) أَيْ لَوْ أُزِيلَ ذَلِكَ الشَّيْءُ لَسَقَطَ النَّائِمُ فَالْجُمْلَةُ الشَّرْطِيَّةُ صِفَةٌ لِشَيْءٍ (قَوْلُهُ: عَلَى الْمَذْهَبِ) أَيْ عَلَى ظَاهِرِ الْمَذْهَبِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ

ثابت ہوا کہ غیر مقلدین کے نزدیک امام قدوریؒ اور امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانیؒ مقلد نہیں بلکہ مجتہد تھے۔

پھر امام قدوریؒ کو امام ذہبیؒ نے فقیہ، امام، مشہور کہا ہے۔**(تاریخ الاسلام ج:۹ص: ۳۴۳)** حافظ ابو اسحٰق الشیرازیؒ (م ۴۷۶ھ) نے آپ کو طبقات الفقہاء میں شمار کیا ہے۔**(طبقات الفقہاء للشیرازی ص:۱۲۴)** اور حافظ ابن کثیرؒ نے آپ کو امام، عالم، مضبوط، مناظر اور ماہر قرار دیا ہے۔**(البدایہ والنہایہ ج:۱۲ص:۲۴)** معلوم ہوا کہ ائمہ محدثین کے نزدیک امام قدوریؒ فقیہ امام ہونے کے ساتھ ساتھ مضبوط مناظر اور عالم بھی ہیں۔

اور غیر مقلدین کے نزدیک مناظر، فقیہ، مفتی، عالم اور شیخ الحدیث مقلد نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ :

(۱) زبیر علی زئی صاحب کہتے ہیں کہ جو مفتی ہو وہ مجتہد ہوتا ہے۔**(انوار اکاڑوی کے جائزے کا جائزہ ص:۳)**

(۲) اہل حدیث عالم فاروق الرحمن یزدانی صاحب لکھتے ہیں کہ جس طرح مقلد عالم نہیں ہوتا اسی طرح مقلد مفتی بھی نہیں ہوتا۔**(احناف کا رسول اللہ ﷺ سے اختلاف ص:۵۶)**

یعنی غیر مقلدین کے نزدیک عالم مجتہد ہوتا ہے اور اسی طرح مفتی بھی مجتہد ہوتا ہے۔

(۳) اہل حدیثوں کے محقق بدیع الدین شاہ راشدی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مناظر مجتہد ہوتا ہے، نہ کہ مقلد۔ **(تنقید السدید ص:۳۴۷)** اسی طرح تسلیم کرتے ہیں کہ محقق بھی مقلد نہیں ہوتا۔ **(ص: ۳۴۳)**

(۴) جلال الدین قاسمی صاحب کہتے ہیں کہ اصول فقہ کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ عالم کسی کا مقلد نہیں ہوتا۔**(احسن الجدال ص:۴۳)**، نیز **ص: ۴۶** پر وضاحت کرتے ہیں کہ شیخ الحدیث مقلد نہیں ہوسکتا۔ اور مقلد شیخ الحدیث نہیں ہو سکتا۔

وَبِهِ أَخَذَ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ، وَهُوَ الأَصَحُّ كَمَا فِي الْبَدَائِعِ وَاخْتَارَ الطَّحَاوِيُّ وَالْقُدُورِيُّ وَصَاحِبُ الْهِدَايَةِ النَّقْضَ، وَمَشَى عَلَيْهِ بَعْضُ أَصْحَابِ الْمُتُونِ، وَهَذَا إذَا لَمْ تَكُنْ مَقْعَدَتُهُ زَائِلَةً عَنْ الأَرْضِ وَإِلَّا نَقَضَ اتِّفَاقًا كَمَا فِي الْبَحْرِ وَغَيْرِهِ۔**(رد المحتار علی الدر المختار: ۱–۱۴۱)**

اس لحاظ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ غیر مقلدین کے نزدیک امام قدوریؒ مجتہد ہی ہیں ،مقلد نہیں۔

اسی طرح صاحب ہدایہ ،فقیہ علامہ علی بن ابو بکر برہان الدین المرغینانیؒ (م ۵۹۳؁ھ) کو امام ذہبیؒ علامہ ،ماوراء النہر کا عالم شیخ الاسلام کہتے ہیں۔**(سیر اعلام النبلاء ج:۲۱ص:۲۳۲،ج:۲۳ص:۱۱۳)**،غیر مقلد کے معتمد علامہ لکھنویؒ صاحب ہدایہ کو امام ،فقیہ ،حافظ ،وغیرہ قرار دیتے ہیں **(فوائدالبھمیہ ص:۱۴۱)**

معلوم ہو اکہ ائمہ اور علماء کے نزدیک صاحب ہدایہ امام فقیہ عالم ، محدث ، محقق ،مفسر وغیرہ ہیں اور یہ اوصاف غیر مقلدین کے نزدیک صرف مجتہد کے ہی ہوسکتے ہیں ،مقلد کے نہیں۔

لہذا اس پوری تفصیل سے معلوم ہو اکہ غیر مقلدین کے نزدیک

امام طحاویؒ **(م ۳۲۱؁ھ)**

امام ابو بکر الجصاصؒ **(م ۳۷۰؁ھ)**

امام فقیہ محمد السرخسیؒ **(۴۸۳؁ھ)**

صاحب نصب الرایہ امام ابو محمد الزیلعیؒ **(م ۷۶۲؁ھ)**

امام عینیؒ **(م ۸۵۵؁ھ)**

امام قدوریؒ **(م ۴۲۸؁ھ)**

امام علی بن ابی بکر المرغینانیؒ **(م ۵۹۳؁ھ)** صاحب ہدایہ اور دوسرے تمام لوگ جو ائمہ محدثین اور علماء کی نظر میں عالم یا مفتی یا مجتہد یا مناظر اور محقق ہونگے وہ اہل حضرات کے نزدیک کسی کے مقلد نہیں ہو سکتے۔

معلوم ہواکہ **غیر مقلدین کے نزدیک یہ ائمہ کے مقلد نہیں ہیں تو پھر ان کے ارشادات اور استدلالات بھی مجتہدانہ حیثیت کے حامل ہونگے ،نہ کہ مقلدانہ۔**

لہذا اب اگر کوئی ان کے ارشادات ،شروحات کو مقلدانہ رائے کہے گا تو اس کی بات خود اہل حدیثوں کے اصول کی روشنی میں مردود ہوگی ،کیونکہ یہ حضرات اہل حدیثوں کے نزدیک مقلد نہیں بلکہ مجتھد ہیں ،جیسا کہ تفصیل اوپر گزر چکی۔

الغرض قارئین سے گزارش ہے کہ اس بات کو نوٹ کرلیں۔